بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹ ۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۴۷
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم چہار شنبہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۵ نبوت ۱۳۴۳ ھش ۔ ۱۹ رجب ۱۳۸۴ھ ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب—

ربوہ ۲۴ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

—• ربوہ — مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۶۴ء بروز اتوار کوکب منیرہ صاحبہ بنت مکرم رشید احمد خان صاحب خلعدار نہر شیخوپورہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت منشی محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور کی پوتی ہیں) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح آج سے قریباً دو سال قبل مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس بی ایس سی ایم، بی بی۔ ایس۔ ابن محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کے ہمراہ ہوا تھا۔

بارات مورخہ ۲۲ نومبر کی صبح کو ربوہ سے شیخوپورہ گئی اور اسی روز شام کو ربوہ واپس پہنچی۔ بارات کے ہمراہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے گئی تھیں۔ اس تقریب کی خوشی میں مورخہ ۲۳ نومبر کو محترم مولانا شمس صاحب نے نماز ظہر کے بعد اپنے مکان پر وسیع پیمانہ پر دعوتِ طعام کا اہتمام کیا۔ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس مزید ٹریننگ کے سلسلہ میں آجکل شکاگو میں ہیں۔ کوکب منیرہ صاحبہ ماہ دسمبر میں یہاں سے رخصت ہو کر بذریعہ ہوائی جہاز عازم شکاگو (امریکہ) ہونگی۔ احباب اس رشتہ کے دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت ہونے کے واسطے دعا کریں نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیر و عافیت امریکہ پہنچیں۔ آمین اللّٰھم آمین

—• ربوہ ۲۳ نومبر۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان و تجارت و صنعت گذشتہ کچھ روز سے بہت بیمار ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت اب قدرے افاقہ ہے۔ لیکن کمر اور پیٹ میں درد کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق استوار کرے

عبادت میں دل کا رجوع تام خدا تعالیٰ کی طرف ہونا ضروری ہے

"خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنا لوں فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن تک مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے۔ ایسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے رہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا کہ وہی بامراد ہو گا جو اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا۔ وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج سطح دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تاکہ قوت اور طاقت دیوے"۔

(تقریر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ اسلام کی پُر حکمت تعلیم کو دُنیا میں رائج کرنے کیلئے قائم کی گئی ہے

ہر فردِ جماعت کیلئے ضروری ہے کہ وُہ پہلے اپنی اصلاح کرے اور پھر محبت اور ہمدردی کیساتھ دُوسروں کی اصلاح کرنیکی کوشش کرے

ہر شخص اپنے اہل و عیال کی اصلاح کا ذمہ دار ہے اس کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو نمازوں کے لئے مساجد میں لائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ اگست ۱۹۳۴ء بمقام قادیان

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ہر امر میں کامیابی کے حصول کے لئے

ایک راستہ مقرر کیا ہوا ہے

جب تک کوئی انسان اس راستہ کو اختیار نہ کرے اس وقت تک اسے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی دنیا میں لوگ مختلف قسم کی باتیں بیان کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے ملکی اور قومی ترقی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ بڑے بڑے بینک ہوں۔ انشورنس کمپنیاں اور تجارتیں ہوں اور کوئی کہتا ہے کہ ملکی ترقی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب کہ تمام اہم کام چند ممتاز ہستیوں کے سپرد ہوں۔ افراد کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ ملکی کاموں میں دخل دیں اور کوئی یہ کہتا ہے کہ قوم کے تمام افراد ملک کا ایک اہم حصّہ ہیں اس لئے خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا ہر شخص کو ملکی امور میں دخل دینے کا حق ہونا چاہیئے۔

یہ وہ مختلف خیالات ہیں

جو یورپ کی اس تگ و دو کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ جو وہ راحت و آرام کے حصول کیلئے کر رہا ہے لیکن نہ تو اس کے ان بلند معیاروں نے اسے فائدہ دیا جنہیں وہ آج سے ایک سو سال پہلے تجویز کر چکا تھا نہ وہ عمارت اسکے کام آسکی جس کو پیٹر فریڈرک نپولین اور الزبتھ نے تیار کیا تھا اور نہ آج وہ عمارت کام آسکی جسے مارکس وغیرہ قسم کے لوگوں نے تیار کیا نہ اس میں انسانی نجات تھی اور نہ اس میں انسان کے لئے راحت ہے۔ یہ ساری چیزیں جھوٹی بے اثر اور غیر مفید ہیں جو چیز دنیا کی نجات کا موجب بن سکتی ہے اور جس چیز کے ذریعہ کامیابی اور حقیقی راحت حاصل ہو سکتی ہے وہ وہی ہے

جسے اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا

اور جو وسطی راستہ ہے نہ وہ انشورنس کمپنیوں اور ناجائز دولت جمع کرنے کے سامانوں کی طرف جاتا ہے اور نہ وہ مارکسزم کے ذریعہ تمام افراد کی منفردانہ کوششوں کو توڑ کر جبری طور پر انسانوں میں مساوات قائم کرتا ہے۔ اس لئے امن اسی ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی کسی جدّ و جہد اور کوشش اور قربانی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ میں بے شک سب طاقتیں اور قدرتیں ہیں مگر وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں کو بعض حالات کے ماتحت ظاہر کیا کرتا ہے اس میں طاقت ہے کہ وہ بچے کو ایک سیکنڈ میں پیدا کر دے مگر وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ نو ماہ کے بعد بچے کو پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح اس میں طاقت ہے کہ وہ غلّہ کو ایک سیکنڈ میں اُگا دے مگر وہ کوئی غلّہ پانچ ماہ میں اور کوئی چھ مہینہ میں اُگاتا ہے۔ پھر اس میں طاقت ہے کہ وہ پھلوں کو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں پیدا کر دے مگر وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ کسی پھل کو دس سال بعد اور کسی کو بارہ سال کے بعد پیدا کرتا ہے۔

یہ سب حکمت کی باتیں ہیں

اور مختلف قسم کے اسرار اپنے اندر رکھتی ہیں جو شخص قدرت کے کاموں پر غور کرتا ہے وہ ان سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص آنکھیں بند کر لیتا ہے وہ اعتراض کرنے لگ جاتا ہے اور اس میں شبہ ہی کیا ہے کہ ٹھوکریں کھانیوالا اعتراض ہی کرے گا۔ انگریزی میں مثل ہے کہ اگر کوئی پیشہ ور اچھا نہ ہو تو وہ ہتھیاروں کے متعلق یہ شکایت ہی کرتا رہتا ہے کہ وہ خراب ہیں کبھی کہہ دے گا تیشہ ناقص ہے۔ کبھی کہہ دیگا فلاں اوزار تیز نہیں اور بجائے اپنا نقص دیکھنے کے ہتھیاروں پر اعتراض کرتا اور آلات کے متعلق عیب چینی کرتا رہے گا۔ لیکن اس طرح کامیابی نہیں ہو سکتی۔ اعتراضات کا طومار بھی اگر کھڑا کر دیا جائے تو وہ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔

کامیابی ہمیشہ تبھی ہوتی ہے

جب صحیح طریق اختیار کیا جائے اور صحیح ذرائع کا استعمال کیا جائے۔ پس جس مقصد اور کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا ہے یعنی اسلام کی وہ پُر امن اور پُر نفع تعلیم جسکے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا اسے پھر دنیا میں رائج کرنا۔ اس تعلیم کے اصول اگرچہ قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن انہیں پُر حکمت طور پر عمل میں لانا یہ ہمارا کام ہے۔ اگر ہنگامی طور پر کام کیا جائے تو وہ کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ فرض کرو اس مجلس میں میں کہوں کہ پانی لاؤ تو بالکل ممکن ہے دو تین سو آدمی اٹھ کر چلے جائیں۔ اسی خیال کے ماتحت کہ ان میں سے ہر ایک اس آواز کے مطابق عمل کرے اور بالکل ممکن ہے۔ ایک بھی نہ جائے اس خیال کے ماتحت کہ ممکن ہے کوئی اور چلا گیا ہو تو ہنگامی کام ہمیشہ ناقص رہتے ہیں۔ جس چیز کے ساتھ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے وہ تنظیم اور اصلاح ہے۔ اور

اس کے لئے ضروری ہوتا ہے

کہ سلسلہ کا ہر فرد اور ہر ذرّہ ہماری نظروں کے سامنے ہو۔ جب کسی تنظیم میں یہ نقص رہ جائے کہ اس کے افراد نگاہوں کے سامنے نہ آئیں تو وہ تنظیم بگڑ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے مرکز کا کام مختلف حلقوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اور مختلف حلقوں کی الگ الگ مساجد ہیں تاکہ تمام عہدیدار اپنے اپنے حلقہ کے ہر فرد سے واقف ہوں اور ان کی صحیح رنگ میں تربیت کر سکیں۔ درحقیقت مساجد ہی ایک ایسی جگہ ہیں جہاں ہمارے تمام کام ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریریں بھی مسجد میں ہوتی تھیں۔ جلسے بھی مسجد میں ہوتے تھے۔ مشورے بھی مسجد میں ہوتے تھے اور تاریخ اسلام پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نکاح بھی مساجد میں ہوتے تھے۔ جھگڑوں کا تصفیہ بھی مسجد میں ہوتا تھا۔ نمازیں بھی مسجد میں ہوتیں جہاد کے مشورے بھی مسجد میں ہوتے اور جب مومن کا ہر کام اس کی عبادت سمجھا جاتا ہے اور جب

اسلام نے یہ تعلیم دی ہے

کہ خدا تعالیٰ کے لئے اگر کوئی روٹی بھی پکاتا ہے تو وہ نیکی کرتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ نمازوں کے علاوہ ہمارے باقی کام جو مساجد سے تعلق رکھیں وہ عبادت میں شامل نہ ہوں۔ اس صورت میں جھگڑوں کے موقعہ پر فیصلے کرنا جہاد کے لئے مشورے کرنا اور لڑائیوں کے لئے پریکٹس کرنا محض قضا یا مشورہ یا جنگ کی پریکٹس کرنا نہیں کہلائے گا۔ بلکہ یہ کام بھی عبادت میں شمار ہوں گے۔

احادیث میں صاف طور پر ذکر

ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ مسجد نبوی میں فوجی کرتب دکھلائے گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو بلایا اور فرمایا کہ کیا جنگی کرتب دیکھنا چاہتی ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ تب آپ نے فرمایا میری پیٹھ کے پیچھے ہوجاؤ۔ اور کندھے کی اوٹ میں جنگی کرتب دیکھتی جاؤ۔

غرض

اسلام کے نزدیک

مساجد منبع ہیں تمام کاموں کا اور سرچشمہ ہیں۔ مسلمانوں کی تمام جدوجہد کا۔ اور حلقہ وار انجمنوں کا قیام اسی غرض کے لئے کیا گیا ہے کہ کارکن اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور ان مقاصد کو اپنے سامنے رکھیں جن کے لئے یہ تقسیم عمل میں لائی گئی ہے۔

عہدہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے حلقہ کے تمام افراد کو اپنے زیر نظر رکھیں۔ اور ہر شخص کی شکل اور اس کے نام سے ذاتی واقفیت پیدا کریں۔ اور جو لڑکے دس سال سے اوپر کے ہوں ان کے لئے یہ لازمی قرار دیں کہ وہ مسجد میں نماز پڑھیں۔ قرآن کریم نے ہر فرد کو

اپنی اولاد کا ذمہ دار

قرار دیا ہے وہ فرماتا ہے۔ قوا انفسکم واھلیکم نارًا۔ اے لوگو تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ تم نہ صرف اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی بچاؤ۔ پس ہر شخص اپنی بیوی اور بچوں کا ذمہ وار ہے۔ اس لئے صرف یہی نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نماز پڑھتے تھے یا نہیں۔ صرف یہی نہیں پوچھا جائے گا کہ تم

زکوٰۃ دیتے

تھے یا نہیں تم روزے رکھتے تھے یا نہیں تم حج کرتے تھے یا نہیں بلکہ یہ بھی پوچھا جائے گا کہ تمہارے بیوی بچے بھی زکوٰۃ دیتے تھے۔ روزے رکھتے تھے اور حج کرتے تھے یا نہیں۔ اور اگر کسی کے متعلق یہ ثابت ہوا کہ اس نے اپنی بیوی اور بچوں کے متعلق اس امر میں غفلت اور کوتاہی کا ثبوت دیا ہے تو وہ اس سزا کا مستحق ہوگا۔ جو نماز چھوڑنے والے روزہ نہ رکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے حج نہ کرنے والے کے لئے مقرر ہے پس

ہر فرد اس امر کا ذمہ وار ہے

کہ وہ اپنی اولاد کو مسجدوں میں حاضر کرے۔ بچوں کو مساجد میں لانا احادیث سے اس قدر تواتر سے ثابت ہے کہ کوئی اندھا ہی اس سے انکار کرسکتا ہے۔ حدیثوں میں صاف طور پر آتا ہے کہ پہلے مرد کھڑے ہوں۔ پھر عورتیں اور پھر بچے۔ اگر بچوں کا نمازوں میں شامل ہونا ضروری نہیں تھا تو ان کا ذکر کیوں کیا گیا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ بچوں کو مسجدوں میں نہ لایا جائے۔ مگر بچوں سے مراد وہ بچے نہیں جو بالکل چھوٹے ہوں اور مسجدوں میں آ کر رونا چیخنا شروع کردیں۔ یا وہ بچے بھی مراد نہیں کہ بیوی آٹا گوندھنے لگے۔ تو وہ اپنے میاں سے کہہ دے۔ کہ ذرا اس بچے کو نماز میں لے جانا۔ میں نے ایک دفعہ دوستوں کو تحریک کی کہ

بچوں کو مساجد میں لانا چاہیئے

تو اس کے بعد میں نے دیکھا کہ لوگوں نے اچھے بالکل چھوٹے بچوں کو لانا شروع کردیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بعض دفعہ کوئی بچہ مسجد میں پاخانہ پھردیتا۔ کوئی پیشاب کردیتا اور وہ اس قدر شور مچاتے کہ دوسروں کے لئے نماز پڑھنا مشکل ہوجاتا۔ تب میں نے سختی سے روکا۔ کہ مسجدیں بچے کھلانے کی جگہ نہیں۔ ان کو اپنے گھروں میں رکھو۔ پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو مسجدوں میں لاؤ۔ تو میری مراد یہ ہے کہ ان بچوں کو لاؤ۔ جن کے متعلق شریعت یہ تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ مسجدوں میں آئیں جن لوگوں کے بچے آوارہ ہوا کرتے ہیں۔ تم غور کرکے دیکھ لو۔ ان میں سے اکثر ایسے بچے ہوں گے۔ جو بے نماز ہوں گے۔ اور اکثر ایسے ہی والدین کے بچے ہوں گے جو اپنے بچوں کی

نمازوں کی نگرانی

نہیں کرتے۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص پانچ وقت اللہ تعالےٰ کے حضور تذلل کرے اور پھر اس میں بگاڑ پیدا ہوجائے۔

پس بچوں کو مسجدمیں لاؤ اور ان کو مسجدوں میں لانا اپنے آنے سے زیادہ اہم سمجھو۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ تم آپ مسجد میں نہ آؤ۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارے بچوں کا آنا تمہارے آنے کی نسبت مشکل ہے۔ اس لئے اس کو اہمیت دو۔ یہ کام صرف اس شخص کا نہیں ہے

مربی اطفال

مقرر کی گئی ہو بلکہ ہر شخص کا ہے کہ جب بھی بچہ ایسا نظر آئے جو مسجد میں نہیں آتا فرض ہے کہ اسے مسجد میں لانے کی کوشش کرے۔ مگر اس طرح سے نہیں کہ ایک دوکان پر بیٹھ گئے اور کہنا شروع کردیا کہ فلاں کے بچے نماز نہیں پڑھتے۔ پھر وہاں سے اٹھ کر دوسری دوکان پر گئے اور کہنا شروع کردیا کہ فلاں کے بچے نماز نہیں پڑھتے۔ اور وہاں سے اٹھے تو تیسری مجلس میں گئے۔ اور وہاں بھی کہنا شروع کردیا کہ فلاں کے بچے بالکل آوارہ ہوگئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ جن کے عیوب بیان کئے جاتے ہیں۔ وہ دوسرے شخص کے عیوب بیان کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح اصلاح کی بجائے خرابی پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے۔

اصلاح کا طریق یہ ہے

کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی بچے میں نقص ہے تو اپنے حلقے کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری سے کہو۔ اور پھر سمجھ لو کہ تمہارا کام ختم ہوگیا۔ یا اگر یہ سمجھو کہ جس شخص کے بچوں کے متعلق تمہیں شکایت ہے وہ حوصلے والا آدمی ہے۔ اور وہ بات سنکر برداشت کرلے گا۔ تو اس سے کہہ دو۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کا کوئی عیب سن ہی نہیں سکتے۔ وہ اگر بچے کو چوری کرتے بھی دیکھ لیں تو کہیں گے۔ چونکہ دروازے سے داخل ہونا اس کے لئے خطرناک تھا اس لئے اس نے سیندھ لگانی شروع کردی تھی ورنہ اس نے چوری نہیں کی۔ پس جس شخص کے متعلق تم سمجھو کہ وہ برداشت کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسے مت کہو اور جس شخص کے متعلق سمجھو کہ وہ برداشت کرلے گا اسے کہہ دو کہ

اس کے بچے میں یہ نقص ہے

اس کے ازالہ کی طرف توجہ کریں۔ اگر اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ سیکرٹری اور مربی کے علاوہ کسی چوتھے شخص کے پاس بھی کسی شخص کا کوئی عیب بیان کرے گا۔ تو میرے نزدیک وہ مجرم سمجھا جائے گا۔ میں نے دیکھا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا عیب ہے۔ جو اصلاح کے نام پر کیا جاتا ہے۔ لوگ اس بہانہ کی آڑ میں کہ ہم تو اصلاح کے لئے دوسرے کے عیب بیان کررہے ہیں جگہ جگہ

دوسروں کی عیب چینی

کرتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود اسلام کے خلاف عمل کررہے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم نے سورۂ نور میں اس امر کا فلسفہ کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ قوم کو تباہ کرنے والا طریق ہے۔ مگر پھر بھی لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ قرآن کریم میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ جو شخص کسی دوسرے کے پاس کسی کا عیب بیان کرتا ہے وہ اشاعت فحش کرتا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ آج کل تو لوگ بڑی چوریاں کرتے ہیں۔ وہ قوم کی اصلاح نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں ترغیب دیتا ہے کہ تم بھی چوری کرو۔ یہ ایک ایسا فلسفیانہ نکتہ ہے کہ کوئی قوم اسے نظر انداز کرکے ترقی نہیں کرسکتی۔ درحقیقت

اس کی وجہ یہ ہے

کہ دنیا میں عام طور پر دین کو قبول کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے یہ سنا ہوتا ہے کہ خدا ایک ہے اور اس نے اپنا رسول بھیجا ہے۔ ہمیں اس کے احکام پر عمل کرنا چاہیئے۔ وہ نمازیں پڑھیں گے مگر اس لئے نہیں کہ نماز میں فلاں فلاں حکمت ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا کا یہ ایک حکم ہے روزے رکھیں گے مگر اس کی حکمت انہیں معلوم نہیں ہوگی۔

پس دنیا کا بیشتر حصہ ایسا ہوتا ہے جو

اصولی طور پر

چند باتیں سمجھ لیتا ہے اور باقی باتوں میں تقلیدی رنگ اختیار کرلیتا ہے۔ خواہ بظاہر وہ غیر مقلد ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک ہزار میں سے ۹۹۹ یا ایک لاکھ میں سے ۹۹۹۹۹ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو تقلیدی طور پر اسلامی احکام پر عمل کرتے ہیں۔ حکمتوں کو سمجھنے والے ان میں بہت کم ہوتے ہیں۔ وہ اتنی بات سمجھ لیتے ہیں کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات

کو دوسری باتوں پر مقدم رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد وہ کسی حکمت کے معلوم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ صرف چند آدمی ایسے ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے تفقہ فی الدین عطا کیا جاتا ہے۔ باقی سب مقلد ہوتے ہیں خواہ وہ حریت کے دلدادہ ہی کیوں نہ کہلائیں۔ سورۂ نور میں جو حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ جب اسلام کی حکمت سمجھ کر عمل کرنے والے لوگ بہت قلیل ہیں۔ تو باقی لوگ وہی رہ جاتے ہیں۔ جو دوسروں سے اثر قبول کرتے ہیں۔ جب انہیں معلوم ہو کہ دنیا یوں کرتی ہے۔ تو وہ بھی اسی رنگ میں رنگین ہوجاتے ہیں۔ اگر معلوم ہو کہ دنیا خراب ہو چکی

تو وہ بھی خراب ہو جاتے ہیں ۔ اور اگر معلوم ہو کہ دنیا نیک ہے تو وہ بھی نیکی کرتے رہتے ہیں ۔ اور اگر انہیں کسی وقت پتہ لگ جائے کہ جنہیں ہم نیک سمجھتے تھے وہ دراصل نیک نہیں تو اسی دن ان کے دلوں سے بھی نیکی کی عظمت مٹ جاتی اور وہ بھی بدی میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے نیکی کو نیکی سمجھ کر قبول نہیں کیا ہوتا بلکہ عام اثر کے ماتحت ایک خیال کی تقلید اختیار کی ہوئی ہوتی ہے پس قرآن مجید نے بالوضاحت یہ امر بیان کر دیا ہے کہ جو شخص غیر ذمہ دارانہ طریق پر کسی کے عیب بیان کرتا ہے

وہ اشاعتِ فحش کرتا ہے

اور وہ ویسا ہی مجرم ہے جیسا کہ گناہ کرنے والا ۔ اگر ایک شخص نے چوری کی تو یہ اس کا ایک ذاتی فعل ہے ۔ مگر ایک دوسرا شخص اگر ہر جگہ بیان کرتا پھرے گا کہ آجکل لوگ بڑی کثرت کے ساتھ چوریاں کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ چوری کی ہیبت دلوں سے مٹ جائے گی اور سننے والوں میں سے بھی کئی چور بن جائیں گے ۔ پس دوسرے کے چوری کے عیب کو ظاہر کرنے والا قوم کا ہمدرد نہیں کیونکہ چوری تو ایک شخص نے کی مگر اس نے چوری کی ہیبت کم کر کے بیسیوں شخصوں کو چور بنا دیا ۔ ایسے اشخاص یقیناً اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں سرزنش کی جائے اور ان کی

اصلاح کی کوشش کی جائے

مَیں نے بہت کچھ سوچنے اور غور و فکر کرنے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے مطابق کہ دیت ساری قوم پر ڈالا جائے فیصلہ کیا ہے کہ مرکز سلسلہ میں جس محلہ کے کسی فرد کے متعلق آئندہ یہ ثابت ہو کہ وہ دوسرں کے عیب بیان کرتا رہتا ہے اس تمام محلہ پر اس کی حیثیت کے مطابق جرمانہ ڈالا جائے تاکہ آئندہ ہر شخص احتیاط کرے اور جس کسی کے پاس بھی کوئی کسی کا عیب بیان کرنے لگے وہ اسے فوراً روک دے ۔

مَیں نے اس مقصد کے لئے بہت کثرت سے دعائیں کی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کی تھی کہ وہ اس نقص کے ازالہ کا کوئی طریق سمجھائے تب یکدم جس طرح الہام ہوتا ہے میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس کے

علاج کا ایک ہی طریق ہے

اور وہ یہ کہ جس محلہ کے کسی فرد کے متعلق ثابت ہو کہ وہ لوگوں کی عیب چینی کرتا رہتا ہے اور محلہ کے لوگ اسے روکتے نہیں اس تمام محلہ پر اس کا حرجانہ ڈالا جائے تاکہ ہر شخص چوکس ہو جائے اور آئندہ احتیاط کے ساتھ اپنی زبان کھولے ۔ جب تک لوگوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا نہ ہو کہ دوسروں کی حرمت اور ان کی عزت کا پاس کیا جائے اس وقت تک کبھی اصلاح نہیں ہو سکتی ۔ پس محلہ کے عہدیداروں کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے محلہ کے مردوں اور بچوں کی شکلیں پہچانیں اور ہر ایک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں اس کے بعد ان کا دوسرا کام یہ ہے کہ وہ بچوں کو نماز باجماعت کی پابندی کی عادت ڈالیں اور پھر تیسرا کام یہ ہے کہ اپنے محلہ کے لوگوں کے

اخلاق کی اصلاح کریں

جب کسی کا عیب معلوم ہو خصوصاً اپنے دوست اور رشتہ دار کا تو ہر شخص کا فرض ہے کہ یہ معاملہ پریذیڈنٹ سیکرٹری اور سرپرست کے نوٹس میں لائے مگر اس طریق پر کہ معاملہ پیش کرنے میں غصہ بغض اور کینہ کپٹ نہ ہو بلکہ خالص اصلاح اور محبت کا جذبہ کام کر رہا ہو اور اگر کسی شخص کے متعلق معلوم ہو کہ وہ کسی کا عیب غیر متعلق شخص کے سامنے بیان کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ مجرم ہے اور فتنہ پیدا کر رہا ہے ۔ تمہارا فرض ہے کہ اس کا منہ بند کر دو اور اگر اسے نہیں روکو گے تو سارا محلہ تعزیر کا مستحق سمجھا جائے گا ۔ گویا ہماری جماعت کے دوستوں کی اصلاح کے لئے یہ ایک اخلاقی جنگ ہوگی ۔ اور یہ ویسی ہی بات ہوگی جیسے ڈاکٹر کے پاس لوگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے پھوڑے میں نشتر مارو ۔ اب کوئی شخص نہیں کہتا کہ کتنا غضب ہو گیا ڈاکٹر نے نشتر چبھو دیا ۔ اسی طرح جب کوئی شخص ہمیں آکر کہتا ہے کہ میری اصلاح کرو تو ہمارا حق ہے کہ ہم

درستیٔ اخلاق کے لئے مناسب قدم اٹھائیں

اگر اس کی نیت اصلاح کی ہوگی تو وہ ہمارے ساتھ رہے گا اور اگر نیت نہ رہے گی تو کہہ دیگا جاؤ جی مَیں بیعت توڑتا ہوں ۔ اس کے بعد ہمارا اس پر کوئی حق نہیں رہے گا بہر حال جب کوئی شخص ہمارے پاس آجاتا ہے تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ہمارے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کام کرے کیونکہ بیعت کے بعد کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ اپنا قدم پیچھے ہٹائے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ گئے تو انصار سے آپؐ نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر مدینہ پر کوئی قوم حملہ آور ہوئی تو ہم آپؐ کا ساتھ دیں گے لیکن اگر مدینہ سے باہر جنگ کرنی پڑی تو ہم ساتھ نہیں دیں گے ۔

جنگِ بدر کے موقع پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین کو اکٹھا کیا اور فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو ۔ مہاجرین نے کہا یا رسول اللہؐ مشورہ کا کیا سوال ہے آپؐ آگے بڑھیں اور لڑیں ہم آپؐ کے ساتھ ہوں گے ۔ آپؐ نے پھر فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو ۔ مہاجرین نے پھر کہا یا رسول اللہؐ ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپؐ لڑیں ۔ آپؐ نے پھر فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو ۔ اس پر انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہؐ شاید لوگوں سے مُراد آپؐ کی ہم انصار ہیں کیونکہ مہاجرین تو پے در پے کھڑے ہوتے اور انہوں نے اپنی خدمات بھی پیش کیں مگر آپؐ نے یہی فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو اس لئے شاید اس سے مُراد ہم انصار ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ۔ اس نے کہا یا رسول اللہؐ بے شک جب اسلام کا نور ابھی ہم میں کامل طور پر داخل نہیں ہوا تھا تو ہم نے آپؐ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ ہم مدینہ میں ہی دشمن سے لڑیں گے مدینہ سے باہر اگر جنگ ہوئی تو اس میں شامل نہیں ہوں گے مگر یا رسول اللہؐ اب تو اسلام ہمارے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے ۔ سامنے سمندر ہے آپؐ ہمیں حکم دیجئے ہم ابھی اس میں کود پڑتے ہیں اور آپؐ یہ مت خیال کیجئے کہ ہم آپؐ سے پیچھے رہیں گے ۔ خدا کی قسم ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی ۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور کوئی دشمن اس وقت تک آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ہماری نعشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے ۔

یہ وہ ایمان ہے

جو بیعت کے بعد ہر انسان کو حاصل ہونا چاہیئے اور یہی ایمان ہے جس کے پیدا کرنے کا آپ لوگوں نے اقرار کیا ہے ۔ اس کے بعد اگر نظامِ سلسلہ کی طرف سے کسی کی اصلاح کی غرض سے کوئی قدم اٹھایا جائے تو اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس پر شور مچائے ۔ آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اصلاح کی جائے مگر اس کے لئے کوئی سامان نہ کئے جائیں ۔ یہ تو ویسی ہی بات ہو جاتی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی کنجوس شخص تھا اس کا یہ طریق تھا کہ وہ ایک عورت سے شادی کرتا کچھ دنوں کے بعد اس کے روپیہ اور زیور وغیرہ پر قبضہ کر کے اسے چھوڑ دیتا ۔ پھر دوسری شادی کرتا کچھ عرصہ کے بعد اسے بھی چھوڑ دیتا ۔ اسی طرح اس نے کئی شادیاں کیں اور کسی نہ کسی بہانے سے سب کو نکال دیا ۔ آخر ایک اور عورت سے شادی کی وہ ہوشیار اور عقلمند تھی کئی مہینے گزر گئے مگر اس نے کوئی ایسا امر ظاہر نہ ہونے دیا جو اسے ناگوار گزرتا ۔ اس شخص کو خیال آیا کہ اگر یہ اسی طرح میرے پاس رہی تو مَیں اس کے زیورات وغیرہ پر قبضہ کس طرح کر سکوں گا ۔ پھر وہ ۔ چونکہ بڈھا کھوسٹ چلا تھا اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر مَیں مر گیا تو میری دولت پر بھی یہ قابض ہو جائے گی ۔ ایک دن یہ سوچ کر باورچی خانہ میں چلا گیا بیوی روٹیاں پکا رہی تھی جاتے ہی اس نے جوتا اٹھا لیا اور بیوی کے سر پر مارنے لگا اور کہنے لگا کم بخت تو روٹی تو ہاتھوں سے پکاتی ہے تیری کہنیاں کیوں ہلتی ہیں ۔

وہ عورت عقلمند تھی

کہنے لگی آپ ناراض ہو کر کیوں اپنی طبیعت خراب کر رہے ہیں روٹی تیار ہے کھانا کھا لیجئے اس کے بعد جتنا جی چاہے مجھ پر غصہ نکال لو ۔ خیر اس کی باتوں سے وہ کچھ ٹھنڈا ہوا اور روٹی کھانے بیٹھ گیا جب روٹی کھا رہا تھا تو بیوی جوتا لے کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی کم بخت تو کھانا تو منہ سے کھاتا ہے تیری داڑھی کیوں ہلتی ہے ۔ اسنے ہاتھ جوڑ دئے کہ آج سے تیرا میرا مقابلہ بند ہوا تو جیتی اور مَیں ہارا ۔ جس طرح روٹی پکاتے ہوئے کہنی ہلے گی اور کھانا کھاتے ہوئے داڑھی ہلے گی اسی طرح جب کوئی شخص لوگوں کی اصلاح کرنا چاہے گا تو اسے بعض لوگوں کو سزا بھی دینی پڑے گی پس اصلاح کے بتائے ہوئے طریقوں پر آپ لوگ کام کریں

ہر شخص کا یہ فرض ہے

کہ جب وہ کسی کا عیب دیکھے اسے خود دور کرنے کی کوشش کرے ۔ اور اگر دیکھے کہ اسکی اصلاح ہو گئی ہے تو وہ خاموش ہو جائے اور اس عیب کا کسی دوسرے کے پاس ذکر تک نہ کرے ۔ اگر وہ دیکھتا ہے کہ وہ خود اصلاح نہیں کر سکتا تو محلہ کے پریذیڈنٹ وغیرہ کے پاس پہنچے اور اگر دیکھے کہ وہ بھی توجہ نہیں کرتے تو پھر جو ان پر عہدیدار مقرر ہیں انہیں توجہ دلائے ۔ مثلاً لڑائی جھگڑو کے معاملات نظارت امور عامہ میں پیش کرنے چاہیئیں اور اصلاح یا محبت باہمی وغیرہ کے لئے اصلاح و ارشاد کے محکمہ میں جانا چاہیئے لیکن ان کے علاوہ اور کسی کے پاس دوسرے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیئے اور اگر کوئی کرے گا تو وہ فتنہ کا مرتکب سمجھا جائے گا ۔

یہ طریق ہے جو اصلاح کا ہے اگر آپ لوگ اس کو چلانے میں مدد دیں گے تو دیکھیں گے کہ لڑائیاں جھگڑے اور فتنے کس طرح دور ہو جاتے ہیں ۔ ہر چیز ہمیشہ اپنے ماحول میں پنپتی ہے ۔ ایک باغی تبھی پنپ سکتا ہے جب وہ اپنے ارد گرد باغیانہ

کی باتیں سنتا ہے۔ اگر بغاوت کی باتوں پر سرزنش کی جائے تو باغی پیدا ہونے بھی بند ہو جائیں گے۔ اسی طرح لڑائی جھگڑے بھی تبھی پیدا ہوتے ہیں جب انسان لڑائی جھگڑوں کی باتیں سنتا ہے۔ اگر باتیں ہونی بند ہو جائیں تو لڑائی جھگڑے بھی نہیں ہونگے اور اس دنیا میں آپ لوگوں کو جنت مل جائے گی۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو جنتوں کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ جسے اس جہان میں جنت ملی اسی کو اگلے جہان میں جنت ملے گی مگر آپ لوگ روزانہ اس دنیا میں جہنم دیکھتے ہیں اور پھر بھی جنت کی امید رکھتے ہیں۔ جنت کی تعریف خدا تعالیٰ نے یہ کی ہے کہ وہاں دل میں کسی کے متعلق کوئی بغض اور کینہ نہیں ہوگا پس ہمیں بھی چاہئیے کہ ہم اپنے دلوں کو دوسروں کے بغض اور کینہ سے پاک کر دیں تاکہ

اس دنیا میں ہمیں جنّت حاصل ہو

میں بعض دفعہ کسی کی اصلاح کی غرض سے کوئی قدم اٹھاتا ہوں تو ساتھ ہی میرا دل بھی گھٹ رہا ہوتا ہے اور میں اس کے لئے یہ دعا کرنی شروع کر دیتا ہوں کہ الٰہی اس قدم سے یہ کسی ابتلاء میں نہ پڑ جائے کیونکہ میں نے یہ قدم محض اسکی اصلاح کی خاطر اٹھایا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ آج تک کسی ایک شخص کا بھی میرے دل میں بغض پیدا نہیں ہوا ہاں ان افعال سے بغض ضرور ہوتا ہے جو سلسلہ احمدیہ اور دین اسلام کے خلاف کئے جاتے ہیں۔ لیکن افعال سے بغض بغض نہیں کہلاتا بلکہ وہ اصلاح کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ ہم چوری کو بیشک بُرا کہتے ہیں لیکن چور سے ہمیں کوئی بغض نہیں ہوتا وہ اگر چوری چھوڑ دے تو ہم ہر وقت اس سے صلح کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ پس

اصلاح محبّت کے جذبات کے ماتحت کرنی چاہیئے

لیکن میں نے دیکھا ہے بعض لوگ محض دوسرے کو نقصان پہنچانے کی خواہش میں دوسرے کی شکایت کر دیتے ہیں ان کے مدنظر یہ نہیں ہوتا کہ اسکی اصلاح ہو جائے بلکہ یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اسے نقصان پہنچے۔ ایسے لوگ جب میرے پاس کسی کے متعلق شکایت کرتے ہیں اور میں محبت اور پیار سے اسے سمجھاتا ہوں اور وہ سمجھ جاتا ہے تو شکایت کرنے والے کہنے لگ جاتے ہیں بھلا اصلاح کس طرح ہو ہم نے فلاں کی شکایت خلیفۃ المسیح تک بھی پہنچائی مگر انہوں نے کچھ نہ کیا۔ گویا ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کی شکایت کی جائے اس کے خلاف ضرور کوئی قدم اٹھایا جائے۔ حالانکہ یہ اصلاح کا آخری طریق ہے اس سے پہلے ہمیں محبت اور پیار سے دوسروں کو سمجھانا چاہیئے اور اگر وہ سمجھ جائیں تو ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ ہمارے ایک بھائی کی اصلاح ہو گئی +

شذرات

شیخ خورشید احمد

● چرچ آف انگلینڈ کی سرگرمیاں

ڈاکٹر عاشق حسین صاحب بٹالوی نے بی بی سی لنڈن سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے "چرچ آف انگلینڈ" کے حالات بیان کئے ہیں۔ اس میں آپ نے بتایا ہے کہ:۔

(۱) "معمولی سے معمولی گرجاگھر کا پادری بننے کے لئے دینی اور دنیوی تعلیم کے مقررہ نصاب کا امتحان پاس کرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج چرچ کے کارکن آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کے تعلیمیافتہ ہیں جن میں سے بیشتر نے سائنس فلسفہ، ادب، ریاضی، قانون، تاریخ وغیرہ کی اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں لی ہیں۔ یونیورسٹی کی تعلیم کے بعد جب کوئی نوجوان اپنی زندگی چرچ کے لئے وقف کرنا چاہتا ہے تو اسے مذہبی درسگاہ میں داخل ہو کر مسیحیت کی تعلیم کا نصاب پورا کرنا پڑتا ہے"۔

(۲) "ہزاروں پادری اپنے اپنے فرائض ادا کرنے پر مامور ہیں مذہبی اخبارات و رسائل اور کتابیں بھی شائع ہوتی ہیں سینکڑوں ہسپتال اور درسگاہیں چل رہی ہیں اور بیشمار غریبوں، یتیموں، اپاہجوں، خانہ بدوشوں، مفلوک الحالوں اور مصیبت زدوں کی مدد کے لئے فلاحی ادارے قائم ہیں...... مذہبی تبلیغ کے لئے بھی لاکھوں پونڈ خرچ کئے جاتے ہیں ایشیا اور افریقہ کے ہر ملک میں کلیسائے انگلستان کے پادری کام کر رہے ہیں"۔

(۳) "انگلستان میں حیرت انگیز مذہبی رواداری ہے۔ ہستیٔ باری تعالیٰ کے منکر اور قائل مسیحیت کے پرستار اور منحرف، حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا اکلوتا بیٹا ماننے والے اور مسیح کے وجود سے انکار کرنے والے سب لوگ یہاں رہتے ہیں کوئی شخص دوسرے کو کافر نہیں کہتا نہ کسی سے دست و گریبان ہوتا اور نہ کسی کا سر پھوڑتا ہے"۔

(ہفت روزہ قندیل ۱۵ر نومبر ۶۲ء)

چرچ آف انگلینڈ کے یہ حالات جو ایک پاکستانی مسلمان نے بیان کئے ہیں کئی لحاظ سے ہمیں دعوتِ غور و فکر دیتے ہیں۔

ان کا اعلیٰ نظامِ تعلیم، وسیع مذہبی تبلیغ، رفاہ عامہ کے کام اور ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونے کی بجائے رواداری کا سلوک یہ سب امور ایسے ہیں جن پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی اور پھر اپنے ہاں کے حالات سے ان کا موازنہ کرنے کی ضرورت ہے

ہماری جماعت کے لئے تو ان حالات کا مطالعہ اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کسرِ صلیب ہی کیلئے قائم کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مقصد کے حصول کے لئے جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ کئی لحاظ سے عیسائیوں سے زیادہ شاندار ہیں مگر پھر بھی ہمیں عیسائیت کی جدوجہد اور اسکے طریق کار کا پوری طرح علم ہونا چاہیئے اور اس کی روشنی میں ہمیں اپنی قربانیوں اور اپنی جدوجہد کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔

● کسی نظریئے کی تبلیغ میں قوت کا استعمال

روزنامہ امروز لکھتا ہے:۔

"انسانی تاریخ اس حقیقت کی سب سے بڑی گواہ ہے کہ کسی نظریئے کی تبلیغ میں قوت کا استعمال نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتا اگر کہیں قوت اور طاقت کے بل پر کسی طرزِ زندگی کو رواج دینے کی کوشش کامیاب بھی ہوئی تو اس کا اثر دیرپا ثابت نہیں ہوا۔ جن بزرگوں نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے کی کوشش کی اور اپنے کردار سے عملاً یہ ثابت کیا کہ وہ جن اصولوں پر عمل پیرا ہیں وہی انسان کی نجات کے امین ہیں۔ انہیں اپنے مقاصد کی تکمیل میں زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ برصغیر میں اسلام کی شمع روشن کرنے اور لوگوں کے دلوں کو نورِ اسلام سے منور کرنے والوں میں صوفیا اور مشائخ کا سب سے زیادہ حصّہ ہے ان بزرگان نے نہ تو اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے جبر سے کام لیا اور نہ ہی ان کے پاس مادی وسائل تھے...... خود رسول اللہؐ کی زندگی اس امر کی شاہد ہے کہ انہوں نے ایک بگڑے ہوئے تباہ حال معاشرے کی اصلاح کے لئے تحمل بردباری انکسار اور عجز سے کام لے کر کس طرح اس کی کایا پلٹ دی"۔ (امروز ۹ر نومبر)

جو لوگ اسلام کو صلح۔ محبت اور امن کا مذہب سمجھتے ہیں وہ تو یقیناً مندرجہ بالا حوالہ کی تائید کریں گے لیکن وہ لوگ یقیناً اس کی مخالفت کریں گے جو مسلمان۔ بلکہ عالم دین کہلانے کے باوجود برملا یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ:۔

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا...... عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو ایسی سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے"۔

(مودودی صاحب الجہاد فی الاسلام)

● جہاد کے لغوی اور اصطلاحی معنے

ہفت روزہ دعوت کے ایک مضمون "اسلام اور جہاد" میں سے چند سطور:۔

"مذاہب عالم میں یہ امر صرف دین اسلام کے ساتھ مخصوص ہے کہ وہ کسی حالت اور کسی صورت میں بھی ادیان باطلہ سے تعرض نہیں کرتا۔ وہ اپنے تبلیغی ذرائع ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ سے آگے نہیں بڑھنے دیتا......
...جہاد جہد سے مشتق ہے اور اسکے لغوی معنے کوشش اور سعی کے ہیں۔ مگر اصطلاحی طور پر یہ اعلائے کلمۃ اللہ اسلام کی سربلندی سرفرازی اور کامیابی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے"۔

(دعوت ۱۳ر نومبر ۶۲ء)

مضمون نگار نے مسئلہ جہاد کے متعلق صحیح اسلامی مسلک بیان کیا ہے۔ ہمارا بھی یہی مسلک ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ یہی مسلک جب ہم بیان کرتے ہیں تو ہم پر منکر جہاد اور خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا جاتا ہے۔

> "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مذہب کے لئے تلوار نہیں اٹھائی بلکہ اتمام حجت کے بعد جسطرح پر خدا نے چاہا منکروں کو عذاب دیا۔ وہ جنگیں دفاعی تھیں"۔ (حضرت مسیح موعود)

مذہبی کتب
اردو - عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں
اورنٹیل اینڈ ریلجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گول بازار - ربوہ

عزم حج

مَیں اور میری اہلیہ اس سال حج کے لئے جارہے ہیں - اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جہاز پر جائیں گے - جو ۲۳ جنوری کو کراچی سے روانہ ہوگا - انشاء اللہ تعالےٰ -

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری حفاظت فرمائے اور حج کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے -

(عاجز غلام محمد صدر جماعت احمدیہ (مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۲ محلہ ظفر خاں) شاہدرہ ٹاؤن (لاہور)

دُعائے نعم البدل

● مکرم عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام الاحمدیہ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے برادر اکبر مکرم چوہدری عطاء الٰہی صاحب گڑھی شاہو لاہور کی نواسی امۃ المتین بعمر تقریباً ۱½ سال ایک دو دن بیمار رہ کر ۱۱/۶۲، ابروز منگل چھ بجے شام وفات پاگئی ہے - انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطاء فرمائے اور والدین اور اقربا کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

● میرا برادر خورد کا حنیف احمد بعمر ۹ سال چند دن بعارضہ ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا رہ کر اپنے حقیقی مولا سے جاملا - احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں - اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین - اور نعم البدل عطاء فرمادے - (شریف احمد ولد شیخ بشیر احمد مرحوم صدر بازار نوشہرہ چھاؤنی)

دُعائے مغفرت :-

● آمنہ صاحبہ بنت چوہدری احمد جان صاحب مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۲ء دوپہر ۳ بجے ایک لمبی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے -

● مکرم غلام محمد صدیقی صاحب جنرل مرچنٹ قصہ خوانی بازار پشاور مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۶۲ء بوقت اڑھائی بجے دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون -

مرحوم ایک عرصہ سے بعارضہ قلب اور یورپیمی بیمار تھے - آپ کی تدفین ... نو بجے احمدیہ قبرستان پشاور عمل میں آئی - احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے -

(محمد اجمل شاہد پشاور)

ایک ضروری اعلان

ایسے تمام احباب سے جن کے عزیز انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں تعلیم پا رہے ہیں - گزارش ہے کہ وہ براہِ کرم اپنے ان عزیزوں کے پتہ جات سے خاکسار کو مطلع فرمائیں - احباب کی ذرا سی توجہ ہمارے لئے اور خود ان کے عزیزوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے - جزاکم اللہ تعالےٰ -

(خاکسار مدثر سعید احمد - ۵۲ طارق ہال انجینئرنگ یونیورسٹی - لاہور)

تصحیح :- اخبار الفضل مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)" شائع ہوئی ہے - اس کے شمار نمبر ۱۳۰ میں نام کی غلطی ہوگئی ہے - درست اندراج حسب ذیل ہے - مکرم اے - کے خان صاحب سیکشن آفیسر مغل آباد لاہور - ۲۰۰/- روپیہ - (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

قرآنی نمونوں کا مکمل مجموعہ

ہمارے یہاں جو عکسی رنگین باترجمہ یا بلاترجمہ قرآن مجید اور حمائلیں طبع ہوتی ہیں اُن کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مکمل مجموعہ تیار کر دیا ہے
اس مجموعہ میں ایک سَو سے زیادہ نمونوں کے ورق ہیں
یہ مجموعہ کیا ہے گویا تاج کمپنی کا نمائندہ تاج کمپنی کے قرآنوں کے بے نظیر عکسی رنگین نمونے لیکر آپ کے پاس آگیا ہے اب آپ آرام سے گھر بیٹھے انکی زیارت کیجئے اور جو قرآن پاک منگوانا چاہیں منگوا لیجئے۔
قرآنی نمونوں کا یہ مکمل مجموعہ ...
تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

ہمارے ہاں
ہر قسم کا چمڑا اور شو میٹیریل
بازار سے بارعایت مل سکتا ہے
آزمائش شرط ہے
شیخ محمد یوسف اینڈ سنز نزد احمدیہ مسجد لائل پور

درخواستہائے دُعا

● محترم بابا نواب الدین صاحب سابق مؤذن محلہ دار الفضل قادیان حال ربوہ - چھ روز سے لیارمۃ بخار شدید بیمار ہیں - احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے - (نور الدین ربوہ)

● مکرم سید قربان حسین شاہ صاحب انسپکٹر پولیس پچ بولان کا چندہ تحریک جدید مرکز میں ارسال کرتے ہوئے مقامی جماعت کے صدر صاحب نے مطلع فرمایا ہے - کہ مکرم شاہ صاحب بیمار ہیں نیز ان کی ترقی کا سوال زیر غور ہے - احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمادیں - کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عطا کرے اور ترقیات حسنہ سے نوازے - (وکیل المال اوّل)

ضرورت ہے

ایک مخلص نوجوان کی جو کم از کم مڈل پاس
کاروباری تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
اپنے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اتوار کو ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ میں اور باقی دنوں میں ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور میں ملیں -
خاکسار ڈاکٹر راجہ ظفر ہومیو موجد کیمہ ریڈیو سسٹم

نصرت رائیٹنگ پیڈ
جس پر
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کا بلاک پرنٹ شدہ ہے
ملنے کا پتہ:
نصرت آرٹ پریس - ربوہ

۷۵ فیصدی کمیشن خالص سلاجیت

حکیم شیخ بوعلی سینا لکھتے ہیں "الا انہ بالغ النفع" یاد رہے وہ (سلاجیت) بہت نافع دوا ہے - ویدا اور اطباء ہمیشہ اس کی تعریف میں رطب اللسان رہے ہیں - اس کی خصوصیات یہ ہیں - بےضرر ہے، کثیر الفوائد ہے باوجود بیش قیمت ہونے کے بہت رعایتی ہے - ہڈیوں کی ٹی - بی - کثرت پیشاب کے لئے - کمزوری کے لئے بہت مفید ہے۔
قیمت ۲۰ تولہ ۵ روپے - ۸۰ تولہ ۲۰ روپے
پتہ
جڑی بوٹی سپلائی - مانسہرہ ضلع ہزارہ

علاج بذریعہ بجلی
کرنے اور ہومیو اکسیری نسخے حاصل کرنے کیلئے ہومیو گائیڈ مؤسند رکنیت ۲/۶ روپے طلب کیجئے - ایچ پی فارمیسی موریہ (کھاریاں) گجرات

کتاب ربوہ (باتصویر)
قیمت درجہ اول ساڑھے چار روپے - درجہ دوم ساڑھے تین روپے
ملنے کا پتہ، خاکسار کیپٹن (ملک) خادم حسین فیکٹری ایریا - ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں - (مینیجر)

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی
(۱) آپ کی قومی کمپنی ہے - (۲) نئی بسیں اور اعلیٰ سروس ہے
(۳) بااخلاق عملہ ہے - (۴) دینی کاموں میں تعاون کرتی ہے
سفر کرتے وقت ہماری حوصلہ افزائی کریں
(جنرل مینیجر)

ہر قسم کا چمڑا - کینوس کے ٹرنک - سوٹ کیس - ہولڈال - ہینڈ بیگ - سامان سیڈلری - سفری ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں!
ایم الٰہی بخش حسین بخش
۱۳۱ - انار کلی - لاہور

تریاق نسواں (اٹھرا کی گولیاں) اور اولاد بھی نرینہ ہوتی ہے - قیمت کورس پندرہ روپے ۱۵/- احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

حیات بشیر

مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب مؤلف حیات طیبہ و حیات نور

(المشتہر شیخ عبدالہادی مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور۔ ۸/- روپے

نور کا جل بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ تحریر فرماتی ہیں :۔

”میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفہ ہی نور کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بہت مفید پایا ہے،،

قیمت بڑی شیشی سوا روپیہ چھوٹی شیشی بارہ آنے ، خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

[redacted]

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ خوبصورتی مضبوطی تیاری کی عمدگی اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر

کے ہر ڈیلر سے طلب کریں

ہمیشہ

اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجیئے (جنرل منیجر)

ٹانکس (مقویات)

جو ہر موسم میں قابل استعمال ہیں گو سردیوں میں حیرت انگیز افادیت کی حامل ہیں

بے بی ٹانک :۔ بچوں کی کمزوری اور سوکھے پن اور بدہضمی کا علاج ۔۔۔ ۳

برین ٹانک دماغی تھکان اور حافظہ کی کمزوری کا علاج ۔۔ ۔۔ ۳ روپے

جنرل ٹانک : دماغی اور اعصابی کمزوری کا علاج ۔۔ ۴ ؍

سپیشل ٹانک :۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری اور کمی خون کا علاج ۔۔ ۔۔ ۵ روپے

سپیشل کورس :۔ مردوں کے لئے طاقت کا خزانہ ۔۔ ۔۔ ۱۰ روپے

ری جودی نیٹنگ کورس :۔ بھرپور جوانی واپس لانے کے لئے ۔۔ ۔۔ ۳۰ روپے

کرایہ لاہور کیور ہومیو سنٹر ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دی مال

کرایہ لائلپور کیور ہومیو سنٹر ۔ العامیڈیکل سٹور کچہری بازار

کرایہ ۔ ربوہ کیور ہومیو سنٹر ۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار

کرایہ سرگودھا کیور ہومیو سنٹر ۔ یاسین میڈیکل ہال کچہری بازار

کرایہ ۔ کراچی کیور ہومیو سنٹر ۔ ایمپریس فارمیسی بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔

تریاق جگر

خوشبودار خوش مزا

نظام ہضم کی درستی اور طاقت کے لئے نہایت مؤثر دوا ہے۔ جگر اور طحال ٹھیک ہو کر پورا کام کرنے لگ جاتے ہیں خون کی افزائش بڑھ جاتی ہے معدہ کو طاقت آتی ہے۔ تبخیر معدہ۔ کھٹی بوٹی بدہضمی قبض درد معدہ رفع ہو جاتے ہیں انتڑیوں کا عمل صحیح ہو جاتا ہے گراکر ریاح اور دائمی قبض دور ہو جاتی ہے غذا بدن کو پورا فائدہ پہنچاتی ہے چہرہ روشن اور سیاہیاں دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۵/- روپے

احمدیہ دواخانہ

متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

احباب مطلع رہیں

ایک شخص مسمی شیخ محمد حسین جو کبھی اپنے آپ کو حکیم اور کبھی زمیندار ظاہر کر کے مختلف بہانوں سے روپیہ بٹورتا ہے۔ آجکل ملتان کے علاقہ میں ایک نامعلوم سوسائٹی کے نام پر یہ جھانسہ دے کر کہ سندھ میں دس مربعہ زمین ملے گی۔ بے مہر رسید پر دس دس روپے کے ممبر بنانے کی کوشش کر رہا ہے احباب اس سے ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

محترم خواجہ محمد شریف صاحب سارجنٹ پی اے ایف موصی نمبر ۱۱۱۱۰ اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو۔ تو وہ بھی ان کے ایڈریس سے مطلع فرمائیں دفتر نے انکی وصیت کے بارہ میں ان سے ضروری کارروائی کرنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بھیرہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم صوفی عبدالرشید صاحب

بھیرہ سے حاصل کریں

مینیجر الفضل

تریاق چشم (رجسٹرڈ) کی خاص تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سال کے کوکرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ بھیرہ ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خاں صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرماویں پھر سید طاہر صاحب البندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں۔ ۱۰ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرماویں۔ اب آپ خود ہی غور فرماویں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر ہو یا باہر کارش و تیلے زخم خارشی۔ دھند گبہ۔ گوہانجنی۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی قیمت ۵ روپے فی تولہ نوٹ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھ معین شاہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں

المشتہر مرزا محمد شریف بیگ۔ منیجر تریاق چشم۔ حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ۔

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۔ ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹ فیروز پور روڈ لاہور ۔ لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ۔ لائلپور فون ۲۸۰۰

الفضل کے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں

مکمل کورس ۱۹ روپے

دنیا میں غلبۂ اسلام اور قادیان کی واپسی سے متعلق خدائی وعدے ضرور پورے ہوں گے

شرط یہ ہے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلی کر کے خدمتِ دین کے عہد کو پورا کریں

یادِ قادیان کے سلسلہ میں منعقدہ جلسۂ عام میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ــــــ مورخہ ۲۲۔ نومبر ۱۹۶۲ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام یادِ قادیان کے سلسلہ میں وسیع پیمانے پر ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں خدام و اطفال اور انصار بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں جس میں صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ادا فرمائے علماء سلسلہ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے مرکز کی حیثیت سے قادیان کی پاک اور مقدس بستی کی عظمت و شان بیان کرنے اور وہاں سے ہجرت کی آسمانی پیشگوئیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد اس امر پر زور دیا کہ دنیا میں غلبۂ اسلام اور قادیان کی واپسی سے متعلق خدائی وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہرحال بروئے کار آئے گی لیکن اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ خدائی تقدیر جلد رونما ہو اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وہ مرکز جس کی سرزمین کا چپہ چپہ خدائی انوار و برکات کے نزول اور عظیم الشان آسمانی نشانوں کے ظہور کے باعث مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بعد تیسرے درجہ پر تقدس و عظمت کا حامل ہے۔ ہمیں جلد واپس ملے تو ہمارے لئے ضروری اور اشد ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلی کر کے خدمتِ اسلام کے عہد کو اس شان سے نبھائیں کہ ہمارا اٹھنا اور بیٹھنا الغرض ہماری ہر حرکت اور ہر سکون خدا کے لئے ہی ہو جائے۔ جب ہم خدمت و فدائیت کا اعلیٰ نمونہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو ہمارا صادق الوعد خدا جسے سب طاقت حاصل ہے خود ایسے سامان کر دے گا کہ ہمیں ہمارا گوہرِ مقصود مل جائے۔ جو کچھ ہو گا اُسی کے فضل اور اُسی کے اذن سے ہو گا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم خدا ہی کے ہو کر ہر آن اُسی کے آستانہ پر جھکے رہیں اور اُس سے ایسا پیوند اور رشتہ قائم کریں کہ جو کبھی اور کسی حال میں بھی نہ ٹوٹ سکے۔ ہم اپنا عہد نبھائیں خدا اس سے پہلے اپنا وعدہ پورا کرے گا۔

جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب صدر محلہ دار الصدر جنوبی نے کی۔ بعدہٗ عبد الباری قیوم صاحب نے کلامِ محمود میں سے قادیان کی یاد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد جملہ خدام نے کھڑے ہو کر محترم صاحبِ صدر کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ اس موقع پر قادیان کے ساتھ وابستگی اور اس کے تقدس و احترام سے متعلق عہد بھی دہرایا گیا۔

قادیان کی یاد کا مقدس تذکرہ

عہد دہرائے جانے کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ نے قادیان کے مقدس مقامات پر تقریر کرتے ہوئے ان کی عظمت و اہمیت کو واضح کیا۔ اور خدائی الہامات اور بشارات کی رو سے اُن عظیم الشان برکتوں اور آسمانی نشانات پر روشنی ڈالی جو ان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ کے بعد مکرم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ الہامی پیشگوئیاں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ رؤیا بیان کئے جن کے مطابق جماعت احمدیہ کو قادیان سے ہجرت کرنا پڑی نیز آپ نے حضور علیہ السلام کے الہامات کی رو سے وہ خدائی وعدے بھی بیان کئے جن کی رو سے قادیان کا جماعتِ احمدیہ کو واپس ملنا مقدر ہے۔ اس کے بعد لئیق احمد صاحب طاہر نے مکرم ثاقب زیروی صاحب کی نظم ؎

اے قادیاں دار الاماں اونچا رہے تیرا نشاں

خوش الحانی سے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی نے قادیان کی یاد میں جلسے منعقد کرنے سے متعلق پہلے خدام کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر "قادیان کی واپسی اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ان الذی فرض علیک القراٰن لرادک الی معاد کی رو سے قادیان کی واپسی خدمتِ قرآن کا فریضہ ادا کرنے کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم خدمتِ قرآن کو اپنا شعار بنائیں اور قرآن پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو اس کے احکام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ جس قدر تیزی اور تعہد کے ساتھ ہم خدمتِ قرآن کے جذبے کو عملی جامہ پہنائیں گے اور اس میں کمال حاصل کریں گے اُسی قدر تیزی کے ساتھ دنیا میں غلبۂ اسلام اور قادیان کی واپسی سے متعلق خدائی وعدے پورے ہو کر ہمارے دلوں کو مسرت و شادمانی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنیں گے۔

ہماری ذمہ داریاں اور فرائض

آخر میں صاحبِ صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے پہلے مکہ معظمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ہجرت کی پیشگوئی اور پھر خدائی وعدے کے عین مطابق مکہ معظمہ میں پُرشکوہ واپسی کا ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ ہمیں بھی خدائی پیشگوئیوں کے مطابق اپنے مقدس مقام سے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز ہے ہجرت کرنا پڑی ہے اور خدائی وعدہ کے مطابق ہمیں بھی ہمارا مقدس مقام ضرور واپس ملے گا لیکن شرط یہ ہے کہ ہم بھی اپنے اندر اخلاقِ محمدی پیدا کریں۔ ہم بھی خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کو اپنے تصور میں لا کر ہر دم اور ہر آن اُسی کے آگے جھکے رہیں۔ خدا اپنے وعدے کو پورا کرے گا اور ضرور کرے گا وہ آسمان سے اپنے فرشتے نازل کر کے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ ہمیں ہمارا مقدس مقام جس کا چپہ چپہ خدائی نشانات کا مظہر اور عظمت کا حامل ہے۔ ہمیں پھر واپس مل جائے لیکن اس کے لئے ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے خدا تعالیٰ سے ایسا پیوند اور رشتہ جوڑنا ہو گا کہ جو کبھی اور کسی حال میں بھی نہ ٹوٹ سکے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم قرآنی صداقتوں کو اپنے دل میں جگہ دیں اور بس اُسی کے ہو رہیں۔ خدمتِ اسلام میں اپنا تن من دھن سب قربان کر دیں۔ اس میں شک نہیں ہم کمزور ہیں اور ہمیں کوئی طاقت حاصل نہیں۔ ہم بے زر اور بے زور ہیں لیکن ہمارے خدا میں سب طاقت ہے۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اُس نے اپنی ورا الوریٰ حکمتوں کے ماتحت یہی چاہا کہ ہمیں ہجرت کرنی پڑے۔ چنانچہ ہمیں ہجرت کرنی پڑی۔ اسی طرح اُس نے یہی چاہا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیں ہمارا مقدس مقام واپس دلائے گا۔ ایسا ہو کر رہے گا۔ لیکن اُس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے دلوں کی گہرائی سے ربِّ تجلّیٰ ربِّ تجلّیٰ کی آواز بلند ہو اور ہوتی چلی جائے۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اسلام کی خدمت بجا لانے کا عہد نبھائیں۔ خدا اپنا وعدہ پورا کر دکھائے گا اور انشاء اللہ العزیز بہت جلد پورا کر دکھائے گا۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ جو ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا آئینہ دار تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ پر دکان لگانے کے خواہشمند احباب کیلئے اطلاع

جلسہ سالانہ کے موقع پر دکان لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ کے توسط سے افسر صاحب جلسہ سالانہ کو پندرہ ۱۵ دسمبر تک بھجوا دیں اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہ کیا جا سکے گا۔ درخواست میں مندرجہ ذیل تفصیل درج ہونی ضروری ہے۔

۱۔ دکان پر بیٹھنے والے کا نام
۲۔ دکان کے مالک کا نام
۳۔ دکان کس چیز کی ہو گی
۴۔ اشیاء کی قیمتوں کی فہرست
۵۔ دیگر تفاصیل اگر کوئی ہوں۔

نوٹ:۔ احباب مطلع رہیں کہ حسب فیصلہ نظارت اصلاح و ارشاد سگرٹ کی دکان لگانے کی اجازت نہ ہو گی۔

عبد الرزاق
منتظم دکانات جلسہ سالانہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴